سوال

(269) نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی مزید تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی مزید تحقیق

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1 "عن قبیصہ بن ہلب عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ وعن یسارہ ورایتہ یضع یدہ علی صدرہ الخ"

''قبیصہ بن ہلب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دائیں بائیں طرف پھرتے اور نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا'' (مسند احمد بن حنبل ؒ)

2 "عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسري علی صدرہ"

''یعنی وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا۔'' (صحیح ابن خذیمہ)

فائدہ۔ یہ حدیث بمقابل حدیث زیر ناف زیادہ صحیح اور موثق ہے چنانچہ علامہ عینی حنفی جو اپنے مذہب کی تائید میں بڑے مستعد ہیں۔ اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری میں اعتراف فرماتے ہیں۔

"احتج الشافعی بحدیث وائل بن حجر اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسري علی صدرہ ویستدل لعلمائنا الحنفیۃ بدلائل غیر وثیقۃ"

یعنی امام شافعیؒ نے وائل والی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ جسکو ابن خذیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (اور وہ روایت یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور سینہ پر باندھا اور ہمارے علماء حنفیہ ایسے دلائل سے حجت پکڑتے ہیں۔ جو موثق نہیں ہیں۔ (عمدۃ القاری) اور ابن امیر الحاج حنفی شرح منیہ میں بایں الفاظ معترف ہیں۔

"ان اثبات من السنۃ وضع الیمین علی الشمال ولم یثبت حدیث تعین المحل الذي یکون فیہ الوضع ن البدن الا حدیث وائل ملخصا"

یہ بات ثابت ہوگی ہے کہ سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔ مگرایسی کوئی حدیث پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی جس کی رو سے بدن کے کسی خاص مقام پر ہاتھوں کا رکھنا واجب ہوسوائے وائل کی حدیث کے (وضع الايدي على الصدر) علاوہ ازیں وائل بن حجر کی حدیث ابن خذیمہ کی ہے۔ اورابن خزیمہ کواحادیث میں جووقعت اورجو درجہ حاصل ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور علامہ جلال الدین سیوطی کہ بیان سے ظاہر ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف رسالہ فیمایحب للناظر میں علامہ جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ احادیث رسول اللہ ﷺ میں جوکتابیں تصنیف ہوئیں انکے پانچ مراتب ہیں۔ ایک تواس مرتبہ کی ہیں جن میں فقط صحیح صحیح حدیثیں ہیں۔ اس میں ایسی حدیثیں نہیں ہیں جنکو ضعیف کہہ سکیں موضوع کا توکیا زکر ہے۔ مثلاً موطا صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ صحیح حاکم۔ مختار ضیا مقدس کی صحیح ابن خذیمہ۔ صحیح ابن عوانہ۔ صحیح ابن سکن۔ منتقی ابن ہارود کی ملخصا۔

لہذا اس حیثیت سے بھی ہماری پیش کردہ احادیث صحیح ابن خزیمہ لائق استدلال اورقابل عمل ہے۔ پس جبکہ ازروئے دلائل ساسطعہ وبراہین قاطعہ۔ یہ بات مسلم ہوچکی کہ سینہ پر ہاتھ باندھنا موثق اور صحیح ہے۔ اور بالمقابل اس کے کہ حدیث زیرناف موثق نہیں ہے۔ توحضرات اہل سنت والجماعت کوچاہیے کہ حکم رسول اللہ ﷺ کی طرف اپنی طبعیت کو منعطف کریں۔ کیونکہ حق واضح ہوجانے کے بعد ضد اور تعصب کی وجہ سے اپنی خواہش کی پیروی کرنا ایمان کے منافی ہے۔

"کماقال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ"

’’آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنی خواہشات کو میری شریعت کا تابع نہ کردے۔‘‘ (شرح سنۃ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص458

محدث فتویٰ